حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

علماء اور مشائخ کی نظر میں (پہلی قسط)

جناب نعمان محمد امین

اپنی کم علمی، لکھنے کے ہنر سے ناواقفیت اور الفاظ کے چناؤ سے نابلد ہونے کے باوجود آج جس شخصیت کے لیے قلم اٹھایا ہے وہ تاریخ اسلامی کا کوہِ بلند و بالا پہاڑ ہے، جس نے کم سے کم برصغیر پاک و ہند میں اسلام کو اس کی اصل صورت میں قائم رکھا۔ جس طرح اللہ رب العزت نے پہاڑ اس لیے بنائے ہیں کہ وہ زمین کو تھامے رہیں، اسی طرح اللہ رب العزت نے حجۃ الاسلام بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اسلام کو اس خطے میں جمانے کے لیے بھیجا تھا۔

اپنی زندگی کے پچاس سال پورے کرنے سے پہلے ہی اللہ رب العزت نے حجۃ الاسلام سے کتنے ہی اہم کام لیے، جن میں انگریز سامراج کے خلاف جہاد، اسلام پر اعتراضات کرنے والے ہندو پنڈتوں اور عیسائی پادریوں سے مناظرے، دارالعلوم دیوبند جیسی عظیم و عالی شان درس گاہ کا قیام، اس کے علاوہ حضرتؒ کی قیمتی تصانیف جو ردِّ شیعیت، ردِّ بدعات، ردِّ غیر مقلدیت کے علاوہ قرآن وحدیث کے بے شمار اسرار و رموز کو کھولنے والی تحریرات بھی آپ کی خدمات کا حصہ ہیں۔

اتنی کم عمر میں دین اسلام کی اتنی خدمات پر علامہ اقبال مرحوم کے یہ اشعار ذہن میں آجاتے ہیں:

یہ غازی یہ تیرے پر اسرار بندے — جنہیں تو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی
دونیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا — سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات اور ان کی بلند پایہ شخصیت کے بارے میں اپنے اور پرائے جن علماء و مشائخ نے جو کچھ کہا، جو میرے بہت ہی محدود مطالعے میں ہے، وہ ان سطور میں درج کررہا ہوں کہ یہ خراجِ عقیدت ہے حجۃ الاسلام، قاسم العلوم والخیرات، الامام محمد قاسم النانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کو۔

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

۱- شیخ المشائخ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے بھی شیخ ہیں، اپنے مرید حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں اپنے متعلقین سے فرماتے ہیں:

''اور جو شخص اس فقیر سے محبت وعقیدت وارادت رکھے، مولوی رشید احمد سلمہٗ گنگوہی اور مولوی محمد قاسم سلمہٗ نانوتوی کو کہ تمام کمالاتِ ظاہری و باطنی ان میں موجود ہیں، راقم (حضرت حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ) کی جگہ سمجھے، بلکہ مجھ سے فائق المدارج جانے، اگرچہ ظاہری معاملہ برعکس ہوگیا کہ میں ان کی جگہ اور وہ میری جگہ ہوگئے، اور ان کی صحبت کو غنیمت سمجھے کہ اس زمانے میں ایسے آدمی نایاب ہیں''۔ (ضیاء القلوب، ص:۱۰۰)

ایک شیخ کا اپنے مرید کے بارے میں یہ کہنا کہ انہیں میری جگہ ہونا چاہیے تھا، یعنی وہ میرے شیخ ہوتے اور اس زمانے میں ایسے آدمی نایاب ہیں، یہ حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے مرتبے اور مقام کو واضح کرتا ہے۔

۲- حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ:

''اگر حق تعالیٰ مجھ سے دریافت کرے گا کہ امداد اللہ کیا لائے؟ تو میں قاسم اور رشید کو پیش کردوں گا کہ یہ لے کر حاضر ہوا ہوں''۔ (معارف الاکابر، ص:۲۳۵)

۳- حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرید حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرمایا کہ:

''حق تعالیٰ اپنے بندوں کو جو اصطلاحی عالم نہیں ہوتے ایک لسان عطا فرماتے ہیں، چناں چہ حضرت شمس تبریزی رحمۃ اللہ علیہ کو مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ لسان عطا ہوئے تھے، جنہوں نے حضرت شمس تبریزی رحمۃ اللہ علیہ کے علوم کو کھول کھول کر بیان فرمادیا، اسی طرح مجھے مولوی قاسم صاحب لسان عطا ہوئے ہیں''۔ (قصص الاکابر، ص:۵۷، امداد المشتاق، ص:۱۶)

۴- ایک بار حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ ہورہا تھا اور ان کے مناقب بیان ہورہے تھے، حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ:

''مولانا اسماعیلؒ تو تھے ہی، کوئی ہمارے اسماعیل کو بھی دیکھے''۔ (ارواحِ ثلاثہ، ص:۲۰۴)

۵- حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے والد کے خط کے جواب میں جو جملہ لکھا تھا وہ بھی پڑھنے والوں کی نظر!

''اور شکر کریں کہ خدا تعالیٰ نے تمہیں ایک ولی کامل بیٹا عطا فرمایا ہے''۔ (انوار قاسمی، ص:۲۰۱)

۶- حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ جب پہلی بار حج پر گئے تھے اور وہاں حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی تھی تو حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرمایا تھا:

''ایسے لوگ کبھی پہلے زمانے میں ہوا کرتے تھے''۔ (انوارِ قاسمی، ص:۵۵۰)

ایک شیخ کا اپنے مرید کے بارے میں ایسے کلمات ادا کرنا، اس مرید کی قدر ومنزلت کو واضح کرتا ہے۔

حضرت مولانا مہتاب علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۷- یہ حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ تھے اور حضرت کے پڑھنے کے زمانے میں ہی انہوں نے اپنے شاگرد کا نام ''علم کی بکری'' رکھ دیا تھا۔ (سوانح قاسمی، جلد:۱،ص:۱۹۲)

حضرت مفتی صدر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۸- ان کا شمار بھی حضرت کے اساتذہ میں ہوتا ہے۔ ایک موقع پر مفتی صدر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرمایا تھا:

''قاسم بہت ذہین آدمی ہے، اپنی ذہانت سے قابو میں نہیں آتا''۔ (سوانح قاسمی، جلد:۱،ص:۲۶۶)

اساتذہ کا اپنے شاگرد کے بارے میں یہ بیان بھی بہت اہمیت کا حامل ہے۔

مولانا محمد امین احسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

۹- یہ غالباً حضرت کے ہم عصر علما میں سے تھے اور مولانا مناظر احسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے جدِّ امجد تھے، وہ حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ:

''مولانا محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ کی زبانِ مبارک پر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ روح القدس کی تقریر ہو رہی ہے۔'' (سوانح قاسمی، جلد:۱،ص:۳۹۲)

شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

۱۰- حضرت شیخ الہندؒ اپنے استاذ حجۃ الاسلامؒ کے درس سے متعلق فرماتے ہیں کہ:

''جب استاذؒ (حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ) سے کوئی بات پوچھی جاتی تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ اس مسئلے کے تمام دلائل اکرام سے ہاتھ جوڑے ہوئے حضرتؒ کے سامنے آ کھڑے ہوئے ہیں۔'' (سوانح قاسمی، جلد۱،ص:۳۴۳)

مولوی نقی علی والد احمد رضا خان بریلوی

۱۱- مولوی احمد رضا بریلوی جو حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ سے بغض، نفرت، حسد، عداوت، کینہ رکھنے میں سب سے اوّل ہیں، جنہوں نے دھوکہ، فریب اور مکاری سے علمائے عرب سے حضرت کے خلاف کفر کا فتویٰ لیا اور اس کی تشہیر کی، انہی کے والد مولوی نقی علی صاحب لکھتے ہیں:

مولوی رشید احمد صاحب محدث گنگوہی اور مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی علمائے دین اور مؤمنین صادقین میں سے ہیں۔'' (ملخصاً تحفۃ المقلدین،ص:۱۵،مطبوعہ: صبح صادق پریس، سیتاپور)

حکیم برکات احمد خیر آبادی

۱۲- حکیم برکات احمد خیر آبادی اپنے صاحب زادے حکیم محمد احمد برکاتی سے فرماتے ہیں:

’’مجھے ان (حضرت اقدس نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ) سے ملانے کے لیے (والد صاحب حکیم دائم علی خیرآبادی) دیوبند لے گئے، جب ہم پہنچے تو (مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ) چھتہ کی مسجد میں سورہے تھے، مگر اس حالت میں بھی ان کا دل ذاکر تھا اور ذکر بھی بالجہر کررہا تھا۔‘‘

(سوانح حیات حکیم سید برکات احمد، ص:۱۸۵)

مولانا معین الدین اجمیری

۱۳- جب مولانا معین الدین اجمیری سے ا:...حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ، ۲:...مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ، ۳:...مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ، ۴:...مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور ۵:...شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ:

’’یہ حضرات مسلمان اور مسلمانوں کے پیشوا ہیں۔‘‘ (براءۃ الابرار، ص:۲۰۹)

جب مولوی احمد رضا صاحب بریلوی نے علمائے دیوبند خصوصاً مندرجہ بالا پانچ بزرگوں پر کفر کا فتویٰ لگایا تو مولانا محمد عبدالرؤف خان جگن پوری نے ۱۹۳۱ء میں پورے ہندوستان میں علماء اور مشائخ سے فتویٰ طلب کیا کہ کیا حقیقتاً یہ پانچ بزرگ کافر ہیں؟ تو اس کے جواب میں علمائے دیوبند کے حق میں ۱۴۰رفتاویٰ اور ان پر ۶۱۶رعلماء اور مشائخ کی تصدیقات کے ساتھ ان تمام فتاویٰ جات کو ۱۹۳۴ء میں ’’براءۃ الابرار عن مکائد الاشرار‘‘ ملقب بہ ’’قہرآسمانی برفرقہ رضاخانی‘‘ کے نام سے چھاپ دیا تھا۔ یہ تمام فتاویٰ جات کو ۲۰۱۲ء میں تحفظ نظریات دیوبند اکادمی دوبارہ چھاپ کر اس نایاب کتاب کو منظر عام پر لے آئی ہے۔

خواجہ قمرالدین سیالوی

۱۴- خواجہ قمرالدین سیالوی فرماتے ہیں:

’’میں نے تحذیر الناس کو دیکھا ہے، مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کو اعلیٰ درجے کا مسلمان سمجھتا ہوں، مجھے فخر ہے کہ میری حدیث کی سند میں ان (مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ) کا نام موجود ہے، خاتم النبیین ؐ کے معنی بیان کرتے ہوئے جہاں مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا دماغ پہنچا ہے، وہاں تک معترضین کی سمجھ نہیں گئی، قضیہ فرضیہ کو قضیہ واقعیہ حقیقیہ سمجھ لیا گیا ہے۔‘‘ (ڈھول کی آواز، ص:۱۱۷)

مولوی دیدار علی شاہ

۱۵- مولوی دیدار علی شاہ حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھتے ہیں:

’’مولانا و استاذنا رئیس المحدثین مولانا محمد قاسم صاحب مغفور حضرت مولانا احمد علی

صاحب مرحوم ومغفور محدث سہارن پوری کے فتویٰ اجوبہ سوالات خمسہ کی نقل زمانِ طالب علمی میں کی ہوئی احقر کے پاس موجود ہے۔'' (رسالہ تحقیق المسائل، ص:۳۱)

سید پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑویؒ

۱۶- مولانا محمد سعید صاحب مری والے بیان فرماتے ہیں کہ:

''میں حضرت پیر صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا، ایک شخص آیا اور اس نے دریافت کیا: آپ مولوی قاسم صاحب کے متعلق کیا خیال رکھتے ہیں؟ حضرت پیر صاحبؒ نے جواباً فرمایا: تم حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق پوچھتے ہو؟ سائل نے عرض کیا: جی ہاں، انہی کے متعلق۔ حضرت پیر صاحبؒ نے فرمایا: ''وہ حق کی صفت، علم کے مظہر اتم تھے۔'' (اسوۂ اکابر، ص: ۲۸-۲۷)

حافظ محمد حسین مراد آبادی

۱۷- حافظ محمد حسین مراد آبادی حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر تھے اور آپ نے حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کو بہت قریب سے دیکھا ہے، وہ حضرت نانوتویؒ کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں:

''حضرت حاجی (مولانا محمد قاسم نانوتویؒ) خانۂ خدا اور زائر روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ قصبۂ نانوتہ کے اکابر صدیقی شیوخ سے ہیں۔ عالم، متقی وربانی وحقانی اور واقفِ اسرار، شریعت وطریقت ہیں۔'' (انوار العارفین، ص: ۵۲۴)

حضرت مولانا سید عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ

۱۸- حضرت مولانا سید عبدالحی والد ماجد مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھتے ہیں:

''آپ (مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ) بہت ہی زیادہ زاہد اور عبادت گزار تھے، ذکر اور مراقبہ کا بھی بہت ہی کثرت سے اہتمام کرتے تھے اور علماء وفقہاء کے علامتی لباس یعنی عمامہ اور جبہ وغیرہ سے پرہیز کرتے، تاکہ آپ لوگوں پر مخفی رہیں۔ اس زمانے میں آپ نہ کوئی فتویٰ دیتے، نہ ہی کوئی وعظ کہتے، بلکہ صرف اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے ذکر اور مراقبے میں زیادہ سے زیادہ مشغول رہتے، یہاں تک کہ ان کی برکت سے آپ پر حقایق ومعارف کے دروازے کھل گئے''۔ (اقتباس الاعلام [نزھۃ الخواطر])

(جاری ہے)